REPORT ON IRANIAN PRESIDENT ASSASINATION

ابراہیم رئیسی کی ابتدائی زندگی کا مشاہدہ:

ابراہیم رئیسی نے پندرہ سال کی عمر میں قم کے مشہور دینی مدرسے سے اس وقت کے متعدد علماً کی زیرِ نگرانی دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، بیس کی دہائی کے اوائل میں وہ یکے بعد دیگرے شہروں میں "پراسیکیوٹر" مقرر ہوئے یہاں تک میں وہ ڈپٹی پراسیکیوٹر کے طور پر کام کرنے کے لئے دارالحکومت تہران آگئے۔
۱۹۸۳ میں مشہد کے نمازِ جمعہ کے امام (احمد المہودہ) کی بیٹی جمیلہ المہودہ سے سے ابراہیم رئیسی نے شادی کی جس سے ان کے یہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
۱۹۸۸ میں پانچ ماہ تک وہ سیاسی قیدیوں کی پھانسیوں کے سلسلے کی نگرانی کرنے والے کمیٹی کا حصہ رہے، ماضی کے اس حصے نے انہیں ایرانی اپوزیشن میں غیر مقبول بنادیا اور امریکہ نے ان کی زندگی کے اسی حصے کو لے کر بعد میں ان کے صدارتی دور میں پابندیاں عائد کردیں تھیں –

بقول امریکی حکومت کے :

RAISI was a pivotal player in the mass execution of thousands of political prisoners in 1988.

ابراہیم رئیسی آیت اللہ خمینی کی قیادت میں برابرعروج کی طرف بڑھتے رہے، سات مارچ دو ہزار سولہ کو ابراہیم رئیسی (مشہد) کے سب سے بڑے مذہبی ادارے آستان قدس رضوی کے چئیرمین بن گئے جس نے ایران میں ان کی حیثیت کو مزید مستحکم کردیا ۔
دو ہزار سترہ میں پہلی بار رئیسی الیکشن میں حسن روحانی کے خلاف صدر کے لئے انتخابات لڑنے کھڑے ہوئے۔ حسن روحانی دوسری مرتبہ صدر کے لئے کھڑا ہورہا تھا، اپنی حکومت کے دوران اس نے ایران پر لگی امریکی پابندیوں میں نرمی کرنے کے بدلے میں ایران کے نیوکلئیر پروگرام کو محدود کردیا تھا کیوں کہ امریکہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایران اپنے نیوکلئیر پروگرامز پر تیزی سے کام کرتا رہے۔
اس انتخابات میں ابراہیم رئیسی جیت گئے تھے اور اسی کے ساتھ انہوں نے اپنے اگلے صدارتی مہم کی منصوبہ بندی بھی شروع کردی۔

صدارتی دور:

ابراہیم رئیسی کے مذہبی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ کافی مضبوط تعلقات تھے۔ اس کے علاوہ آیت اللہ خمینی کے ساتھ بھی ان کے تعلقات بہت گہرے تھے جس نے انہیں بڑی بڑی پوزیشنز تک پہنچنے میں مدد دی۔ وہ حکومت کی تمام شاخوں، فوج اورقانون ساز کے ساتھ ساتھ تھیوکریٹک(مذہبی) طبقے کے ساتھ بھی اچھے تعلقات برقرار رکھنے میں کامیاب رہے تھے جس سے ان کو اقتدار میں آنے میں بہت مدد ملی ۔
بالآخر وہ 2021 میں وہ دوبارہ بڑی اکثریت سے صدر بن گئے، ان کے دورِ اقتدار کے دوران ایک بار پھر امریکہ نے ایران پر سخت پابندیاں عائد کردی تھیں جس کی بڑی وجہ ابراہیم رئیسی کے انسانی حقوق کی پامالی تھی۔
Raisi: Record on Crackdown & Human Rights

حال کا مشاہدہ:

ابراہیم رئیسی بہت جلد ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خمینی کی جگہ لینے والے تھے جس کے بعد ایران کی تمام طاقت ان کے ہاتھوں میں آنے والی تھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ابراہیم رئیسی کی پالیسیاں اس چند عرصے میں کس طرح تبدیل ہوئی تھیں اور اس سے سب سے زیادہ اختلافات اور خدشات کسے ہورہے تے۔ یقینی طور پر ان کی موت کا سب سے زیادہ فائدہ انہیں لوگوں کو پہنچنا ہے ۔

ابراہیم رئیسی کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ
HE WAS THE HARD LINER
اگر اس لفظ "ہارڈ لائنر" پر غور کیا جائے تو اس کی تفصیلی ڈیفینیشن ہے :

The people who support a strict, fixed set of ideas that are often extreme, and who refuse to accept any change in them.
(یعنی وہ لوگ جو ایک سخت، ٹھوس اور اٹل مائینڈ سیٹ رکھتے ہوں، جن کے نزدیک ایک بار بنا ہوا قانون روزِ آخرت تک اٹل ہے، جو اپنے اندر یا اپنے ماحول کے اندر کسی قسم کی تبدیلی کو قبول نہیں کرتے)

وہ نہ صرف اپنے بنائے قانون بلکہ اپنے اقتدار کو لے کر بھی کسی بھی حد تک جانے والے پریزیڈنٹ تھے جو کہ عالمی طاقتوں کے لئے ناقابل برداشت نقطہ تھا، کیسے؟

۱۔ نیوکلئیر پاور کو لے کر:
ابراہیم رئیسی کی ہر ممکن کوشش تھی کہ ایران جلد سے جلد نیوکلئیر پاور بن جائے، باوجود امریکہ کی لگائی پابندیوں اور معاہدوں کے وہ اب کسی طور بھی اپنے اس فیصلے سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھے، اس بات کا اعتراف کچھ دنوں پہلے وہ کھلے عام بھی کرچکے تھے جس کے بعد امریکہ مسلسل شدید خدشات کا شکار دکھائی دے رہا ہے ، ان کے انٹریوز میں یہ بات واضع کہی جارہی ہے کہ وہ ایران کے ہاتھ میں نیوکلئیر ہتھیار دینے کو بالکل مناسب نہیں سمجھتے ۔ ابراہیم خمینی نہ صرف نیوکلئیر پاور بننے کا خواب دیکھ رہے تھے ۔ ابراہیم رئیسی بیلسٹک میزائلز کی تعداد کو مزید بڑھانا چاہتے تھے ۔ جو جنگ کے وقت سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔
بیکسٹک میزائلز جن سے آپ دور تک اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرنے میں استعمال کرسکتے ہیں۔
A missile that is initially powered and guided but falls under gravity on to its target, typically following a high, arching trajectory.

۲۔ مڈل ایسٹ کو لے کر :
ابراہیم رئیسی کچھ عرصے سے مڈل ایسٹ کی پالیسیز کو ری شیپ کرنے میں جتے ہوئے تھے، وہ ایران کو مسلم ورلڈ کا لیڈر بنانا چاہتے تھے جو مسلسل ایسٹرن اور ویسٹرن میڈیا پر کہا جارہا تھا، خود ان کا بھی یہ کھلم کھلا خیال تھا کہ ایران کو ہی مسلم امت کا لیڈر ہونا چاہئے۔
مسلم ورلڈ کا لیڈر اس وقت سعودیہ عرب ہے کیوں کہ اس کے پاس دو بڑے ہولی پلیس موجود ہیں، مکہ اور مدینہ۔ سعودیہ ایک سنی سٹیٹ ہے اور ایران ایک شیعہ سٹیٹ ہے ۔ ان دونوں کے درمیان شروع سے کھلی عداوت رہی ہے، ابراہیم رئیسی کا یہ ماننا تھا کہ سعودیہ مسلم امت کے لیڈر بننے کا حقدار نہیں کیوں کہ وہ تیزی سے ماڈرنزم کی طرف جارہا ہے اور امریکہ سے بے حد انفلوئنسڈ ہے۔
ایران کے پاس مسلم امت کی سربراہی حاصل کرنے کا طریقہ یہی تھا کہ وہ تیسرے ہولی پلیس (مسجد اقصی) کو حاصل کرلے تاکہ وہ ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھر کر سامنے آسکے، نیوکلئیر پاور بننے کا مقصد بھی یہی ہے اور ان کی یہ پالیسی سراسر اسرائیل کے خلاف جارہی تھی۔

۳۔ ری شیپ گلوبل پالیسیز :
ابراہیم رئیسی مڈل ایسٹ کی پالیسیز کو تو ری کنسٹرکٹ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ گلوبل آرڈر کو بھی ری شیپ کرنے کی کوشش کررہے تھے ۔ اب اس چیز کو سمجھتے ہیں کیوں کہ جسے یہ برداشت نہیں وہ یقینی طور پر ابراہیم رئسی کو برداشت نہیں کرے گا۔
پچھلے سال بیجنگ میں چائنہ کی بدولت ایران اور سعودیہ کی میٹنگ ہوئی ۔ اس میٹنگ میں چائینہ نے ان دونوں ممالک کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ تم دونوں آپس میں کیوں لڑ رہے ہو؟ اس لڑائی کا فائدہ امریکہ لے رہا ہے، ان کی کمپنیاں مڈل ایسٹ میں جمی ہوئی ہیں اور تیل سے خوب فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ تم لوگوں کے پاس چالیس سال کا تیل موجود ہے جس کے بعد تمہیں اکانمی کی مضبوط کرنے کے لئے بھاری انویسمنٹس اور ٹیکنالوجی کی ضرورت پڑے گی جو ہم تمہیں پرووائیڈ کرسکتے ہیں۔
ایران نے چائنہ کے ساتھ کئی معاہدے کرلئے اور پچھلے کچھ عرصے کی خبروں کے مطابق چائنہ نے کئی بلین ڈالرز کی انویسمنٹ ایران میں شروع کردی ہے، یہ بات عالمی طاقتوں کو کبھی برداشت نہیں ہوسکتی ۔
دوسری طرف ایران نے سعودیہ کی طرف باہمی دوستی کا ہاتھ بڑھایا جس کے پیچھے ابراہیم رئیسی کے کئی نظریات تھے، اس کے مطابق وہ سعودیہ سے اپنے تعلقات استوار کرکے اسرائیل سے زیادہ بہتر طریقہ سے نمٹ سکتا تھا اور اندر ہی اندر مسلم لیڈر بننے کے خواب کو پورا کرنے کی طرف بڑھ سکتا تھا ۔ اسی بنیاد پر
ایران نے پچھلے دنوں سعودیہ کی سفیر کو بلا کر خصوصی طور پر یہ پیشکش بھی کی کہ تم ہمارے ساتھ سول نیوکلئیر ڈیل کرلو ، تمہیں اگر نیوکلئر ری ایکٹر چاہئے اینرجی بنانے کے لئے تو ہم پرووائیڈ کریں گے، اس سے ایران کی اکانمی بھی مضبوط ہوتی اور تعلقات بھی استوار ہوسکتے تھے۔
According to the latest data released by China Customs, trade between Iran and China in the first three months of 2024 amounted to $4.2 billion, marking a one percent increase compared to the same period last year.

امریکہ اور اسرائیل کے لیئےخطرہ :

ایران کی کھلی دشمنی ہمیشہ امریکہ سے اور اسرائیل سے رہی ہے جسے ایران نے متعدد اسلامی آرگنائزیشن (حزب اللہ، آئی آر جی سی ، داعش اور حماس) وغیرہ کے ذریعہ پراکسی وار کرکے لڑی ہے، اسرائیل کو اس وقت یمن ہوتھیس اور ہماس کی بدولت بہت سخت تناؤ برداشت کرنا پڑھ رہا ہے اور ایران ان دونوں کو ہر لحاظ سے سپورٹ کررہا ہے۔
دوسری بات یہ ہے کہ امریکی پابندیوں کے باوجود ایران کا قدم نیوکلئیر پاور بننے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔
تیسری بات اس کا مڈل ایسٹ کے اوپر آہستہ آہستہ غالب آنا بھی اسرائیل کے لئے خطرے کی بات ہے کیوں کہ ابراہیم رئیسی اپنی پالیسیوں پر کامپرومائز کرنے والا نہیں تھا، چوتھی بات یہ کہ پچھلے دنوں کے تجزیہ کے مطابق ایران کے تعلقات رشیہ اور چائنہ کے ساتھ بہترین ہوتے جارہے تھے۔ کہا جارہا ہے کہ وہ رشیہ ہی کی مدد سے نیوکلئیر پاور بننے جارہا ہے جو کہ امریکہ کو قطعاً برداشت نہیں ہوسکتا ہے۔
پانچویں بات یہ ہے وہ مختلف مسلم ممالک کے دورے کرکے کئی ایسے معاہدوں میں آگے بڑھ رہا ہے جو امریکہ نے کھلم کھلا منع کر رکھے ہیں، جیسے پاکستان ایران گیس پائپ لائن۔
اسے یوں ابھرتا ہوا دیکھنا اور عالمی طاقتوں کے ہاتھ سے نکلنا ہی سب سے بڑی وجہ تھی کہ ابراہیم رئیسی کو راستے سے ہٹایا جاتا۔
ایک اور اہم بات ایران کا رشیہ کو یوکرین وار میں اپنے ڈرونز کی مدد سے سپورٹ کرنا بھی امریکہ کے لئے انتہائی ناگوار تھا۔ رشیہ یوکرین وار میں ایران کے بے شمار ڈرونز سے فائدہ اٹھا رہا ہے، یہ بھی جنگ کی ایک سٹریٹیجی ہوتی ہے کہ کسی ملک کو پیچھے کرنے کے لئے اس کے مورال کو ڈائون کردینا یعنی جو اس اس ملک کے ریپریزنٹیٹرز ہیں، پاور کو ریپریزنٹ کررہے ہیں جیسے ابراہیم ریسی، فارن منسٹر وغیرہ ان کو منظر عام سے ہٹا دو۔

اس حادثے کے فوراً بعد امریکہ اور اسرائیل کا رد عمل :

اسرائیل نے ابرہیم رئیسی کی موت اس وقت کنفرم کردی تھی جس وقت ترکی ، رشیہ اور ایران کی ٹیمیں ان کے ہوائی جہاز کو ڈھونڈنے میں سرگرداں تھی۔ انہیں یہ یقین تھا کہ شاید جہاز کسی جگہ ہارڈ لینڈنگ کرچکا ہے اور سروائیو کرنے کے چانسس موجود ہوں، حیران کن بات یہ ہے کہ اسرائیلی میڈیا پہلے ہی کہ چکا تھا کہ وہ اب نہیں رہے؟ آخر کیسے؟

کسی لیڈر کا یہ قتل پہلی بار نہیں ہوا، اور تقریباً ہر بار ہی اسے نیچرل دکھانے کی کوشش ہوتی ہے جیسے اس کیس میں موسمی خرابی ایک وجہ بنی تھی ، لیکن پوری دنیا کے تمام بڑے مفکرین کی یہ رائے ہے کہ جس طرح کی صورت حال اس وقت ایران اسرائیل کے درمیان چل رہی تھی یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ یہ حادثہ قدرتی ہے۔
موسم کی خرابی اس حادثے کے رونما ہونے میں ممکن دکھائی نہیں دے رہی جس کی بہت ساری وجوہات ہیں، یہ چند تصویریں جو سامنے آئی ہیں ، اس سے بھی وضاحت ہوجاتی ہے کہ یہ قتل کیس ہے نہ کے موسمی خرابی کے باعث کوئی عام حادثہ:

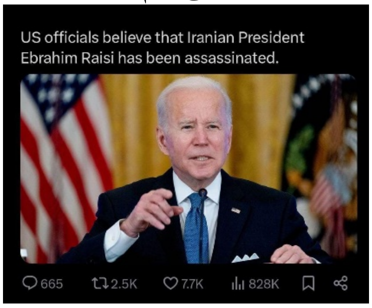

یہ لیزر ٹیکنالوجی استعمال کرکے ہوا میں ہی اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے بارے میں مزید تحقیقات جلد سامنے آجائیں گی۔

اوپر بیان کی گئی تمام باتوں سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ مسلسل عالمی طاقتوں کو کھٹک رہے تھے۔ دوسری اہم بات یہ بھی ہے کہ اسرائیل پچھلے ایک سال میں ایران کے اہم حکومتی شخصیات اور نیوکلئیر سائنس دانوں کو قتل کرچکا ہے،ان کی ایمبیسی پر حملہ کرکے بھی کھلے عام اپنے اشتعال کا اظہار کرچکا ہے۔ ایران کے جنرل سلیمانی کا قتل بھی امریکہ نے کیا تھا جس کے بعد کھلی ذمہ داری بھی قبول کی تھی تو یقینی طور پر یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ اب بھی اس معمہ میں شریک ہوں۔

ایک اور بات جو کہی جارہی ہے کہ کیا معلوم ایران کے اندر موجود سیاسی پارٹیوں نے ایسا کیا ہو کیوں کہ الیکشن قریب تھے۔ مفکرین کے حساب سے یہ ممکن نہیں، کسی دوسرے ملک میں اپنے پریزیڈنٹ کو مارنا اتنا آسان نہیں ہے جب تک کہ آپ کے ساتھ سپر پاورز کی مدد شامل نہ ہو۔ پھر ایسی ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے یہ حادثہ کروانا بھی کوئی کھیل نہیں، اتنی طاقت اپوزیشن کے پاس ہونا ناممکن سی بات ہے۔

اس حادثے کے بعد ہونے والے کچھ عجیب کام:

جس دن یہ حادثہ ہوا اسی دن امریکہ اور سعودیہ عرب نے نیوکلئیر ڈیل کی طرف قدم بڑھا دیا، یہ وہ نیوکلئیر ڈیل جو ایران سعودیہ کے ساتھ کرنا چاہ رہا تھا، جس کے لئے پچھلے دنوں ابراہیم رئیسی نے کوششیں کی تھیں۔ اس قدم سے صاف واضع ہے کہ سعودیہ ان تعلقات کو استوار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور وہ انڈائریکٹلی امریکہ کا ہی ایل آئی بن چکا ہے۔ اور ایک بار پھر امریکہ کا مڈل ایسٹ پر اثر برقرار ہی رہے گا جسے وہ ہمیشہ کی طرح اپنے اور اسرائیل کے مفادات میں استعمال کرتا رہے گا۔

اگر ایران کسی طرح اسرائیل یا امریکہ کا ہاتھ اس حادثے میں ثابت کرنے میں کامیاب ہوگیا تو حالات کس طرف جاسکتے ہیں؟

اگر اسرائیل کا ہاتھ ثابت ہوجائے تو کیا مکمل جنگ کے چانسز ممکن ہیں؟ کیا ایران یہ جنگ شروع کرے گا؟ تو تجزیہ نگاروں کے مطابق ایسا ہونے کے چانسز کم ہیں، ایران کا اس وقت اہم مقصد نیوکلئیر سائیٹ کو مضبوط کرنا اور اکانمی کو سٹیبل کرلینا ہے اور صحیح وقت کا انتظار کرنا ہے ۔ کیوں کہ اس کا اصل مدعہ جنگ نہیں بلکہ مڈل ایسٹ کی پالیٹکس کو تبدیل کرنا اور ورلڈ آرڈر کو ری شیپ دینا ہے اور میرے نزدیک یہ جنگ سے زیادہ خطرناک مقصد ہے جسے ایلیٹس کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے اور اگر انہیں ایران کے ساتھ باضابطہ جنگ کرنی بھی پڑی اور اسرائیل کو اس جنگ کو چھیڑنے کے لئے اس حادثے کی کھلی ذمہ داری بھی لینا پڑی تو وہ لازمی لے گا، کچھ تجزیہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اسرائیل ایران سے جنگ چاہتا ہے کیوں کہ اس نے مڈل ایسٹ میں اس جنگ کو پھیلانا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اب وہ کھل کر اپنے ایجنڈوں کو فروغ دے رہے ہیں اور انہیں کوئی ڈر بھی نہیں رہا۔

اب تک پچھلے چوبیس گھنٹوں میں حزب اللہ کی جانب سے سات چھوٹے اٹیک اسرائیل پر ریکارڈ کئے گئے ہیں جو مڈل ایسٹ میں ایک بار پھر جنگی صورت حال پیدا کررہے ہیں- ایران اپنی تنظیموں کو ایک بار پھراسرائیل سے پراکسی وار کے لیے استعمال کرسکتا ہے جو انڈائریکٹلی جنگ کی صورت ہے- امریکہ کے حکومتی عہدے دار اس بات پر پہلے ہی خدشات ظاہر کرچکے ہیں کہ یہ قتل یقینی طور پر تیسری عالمی جنگ کو ٹرگر کرنے کا باعث بن سکتا ہے، حدیث کے مطابق بھی پہلے ایران کی تباہی ، اس کے بعد عربوں کی تباہی اور پھر ترکی پر قبضے کی پیشن گوئیاں ہیں اور یہ تمام علاقے گریٹر اسرائیل کی میپ میں شامل ہیں۔ تو اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حالات کس طرف جارہے ہیں۔

مسلمان امت کا کردار:

ایک مسلمان کو ان حالات سے قطعی طور پر پریشانی نہیں ہونا چاہئے بلکہ قرب قیامت کی طرف بڑھتا ہر قدم ہمیں اللہ تعالی سے جوڑنے کا باعث ہونا چاہئے- ایسے حالات جہاں نبیؐ کی پے در پے پیشن گوئیاں پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہوں وہاں ہمارا ایمان ان کی ذات پر مزید پختہ ہوجانا چاہئے- ڈپریشن ان حالات کا حل نہیں بلکہ اپنی اپنی جگہ پر رہ کر امت مسلمہ کی خیر خواہی کے کاموں میں لگنا، اپنے عہدوں اور اپنے علم کو امت کی بھلائی میں استعمال کرنا ہمارا اولین فرض ہونا چاہئے - انشاً اللہ بہت جلد ہماری ٹیم آپ کے لئے وہ پورا ماڈل لے کر حاضر ہو گی جس میں آپ کے کردار کو امت مسلمہ کی بھلائی میں استعمال کرنے کے لئے نہ صرف طریقے کار سے آگاہ کیا جائے گا بلکہ عملی طور پر پلیٹ فارم مہیا کیا جائے گا تاکہ ہم متحد ہوکر ان عالمی طاقتوں کا سامنا کرسکیں جن کے نزدیک اب اپنے ایجنڈوں کی تکمیل کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی، جو اب اتنے طاقت ور ہوگئے ہیں کہ اپنے مقابل کسی شخص کو کھڑا دیکھ کر برداشت نہیں کرسکتے۔
اس متعلق اگر آپ کا کوئی بھی سوال ہے تو آپ ہمیں واٹس ایپ کرسکتے ہیں، ہم بہت جلد آپ لوگوں کے لئے ان فتنوں سے نمٹنے کا حل تجویز کرنے جارہے ہیں جس کے بعد یہ تمام حالات زیادہ بہتر طریقے سے واضع ہوکر سامنے آجائیں گے۔

ٹیم : عروبہ عامر
CONTACT NUMBER: 03226301406